نور افشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ | قیمت سالیانہ مع محصول ۳

نمبر ۴۹ - جلد ۷ | لودیانہ ۴ - دسمبر ۱۸۷۹ء | قیمت فی پرچہ ۲ پائی

غزل

من تصنیف مسٹر جیمس امریل متخلص گُل از رڑکی

کسطور ذکر یار سے دم بھر بھی ہو فراغ -
جسکی کہ یاد سے رہے دل اپنا باغ باغ
ہی عشق دل کو جسکا وہ عاشق ہی خود میرا -
پھر کیا عجب جو میرا ہوا افلاک پر دماغ -
تاباں تھا جس صنم کی تجلی سے کوہ طور -
روشن شعاع سے اُسکے ہی اُس دلکا ہی چراغ
ملنے کا رات دن ہی مسیحا سے بس فراق -
بے وصل اُسکے کیسے کہو دل سے جائے داغ
پھرتے تھے ڈھونڈتے جسے عرصہ سے ہم مدام -
پاتے ہیں بوئے یار کا کچھ تم میں گُل سُراغ

دیگر

کیا کیا نہ ہجر یار میں ہم نے اُٹھائے داغ -
رو رو دئے ہیں یار وہ جنکو دکھائے داغ
ہمراہ اپنی ہستی میں ہم تھے بہہ لائے داغ -
تنہا اب ہمکو کیسے کہو چھوڑ جائے داغ
چھاتی سے ہم بھی پھرتے ہیں اپنی لگائے داغ -
جب تک نہ ملکے آپ وہ دلبر مٹائے داغ
بیداغ تھا ازل سے جو برّہ خدائے پاک -
ہم داغیوں کے واسطے اُسنے بھی کھائے داغ
خونِ مسیح پاک بہا جب صلیب پر -
ایک دم سے مٹ گئے سبھی اُس دم خطائے داغ
باقی جو داغ دل کے تھے وہ بھی صفا ہوئے -
عیسیٰ نے جبکہ ہاتھ کے اپنے دکھائے داغ
جامہ مسیح گل نے کیا اب ہی زیب تن -
بالائے طاق رکھ دوا ای بلبل قبائے داغ

نور افشان

امیر یعقوب خان سفارت انگریزی کے قتل میں شریک تھا

اخبار سیول اینڈ ملٹری گزٹ مطبوعہ ۲۹ - نوامبر میں لکھا ہی کہ ہمارے ایک کارسپانڈنٹ صاحب اپنے فارسی خط میں لکھتے ہیں کہ افغانستان کے رئیس اور بعض باشندے یہہ خیال کرتے ہیں کہ سردار ولی محمد خان نے جنرل رابرٹس صاحب کے پاس صاف صاف بیان کر دیا تھا کہ امیر یعقوب خان نے نبی خاص کونسل میں جسمیں یحییٰ خان خسر امیر یعقوب خان اور زکریا خان اور مستوفی حبیب اللہ موجود تھے انگریزی

سفارت کے قتل کرنے کی تجویز نکالی تھی۔ اور اسی بیان کے بموجب یہہ خیال کیا جاتا ہی کہ یحیی خان وزکریا خان ومستوفی حبیب اللہ گرفتار کئے گئے ہیں اور امیر یعقوب خان اگرچہ اونکی طرح گرفتار نہیں ہی مگر توبھی وہ سلطانی حراست میں ہی +

ہندوستان کے ذی عقل مصاحب فہم والگان ورؤسا کا شروع سے یہہ خیال ہی کہ سفارت انگریزی کے قتل میں امیر یعقوب خان شامل ہی۔ اور ہمارا تو شروع سے یہی خیال ہی کہ ضرور سفارت کا قتل امیر یعقوب خان کی تحریک وتجویز سے ہوا ہی +

مہاراجہ صاحب بہادر والئے کشمیر اور خان قلات نے سفارت کی قتل اور خونریزی سے پیشتر اپنی رائے میں ظاہر کیا تھا کہ جسوقت انگریزی فوج افغانستان سے ہندوستان کی طرف کوچ کریگی تو امیر یعقوب خان افغانوں کی جبلی عادت کے موافق فریب ودغابازی کر کے سفارت کا کام تمام کر ڈالیگا +

ہمارے کارسپانڈنٹ صاحب نے یہہ بھی لکھا ہی کہ کابل میں ایک تحریر ہماری فوج کے ہاتھ آئی ہی جسمیں کونسل کے سرداران کے نام بھی جو قتل سفارت کی تجویز میں شامل تھے درج ہیں جس سے صاف پایا جاتا ہی کہ سرداروں اور امیر یعقوبخان کی تجویز سے سفارت قتل ہوئی ہی +

ناظرین اخبار نورافشاں کو یاد ہوگا کہ جسوقت ہمارے پاس سفارت انگریزی کے قتل کی خبر پہونچی تو ہمنے بدلایل ثابت کیا تھا کہ امیر یعقوب خان بھی اس قتل میں شامل ہی۔ اور اگر یعقوب خان قتل سفارت میں شامل نہ ہوتا تو یہہ کام ہرگز نہیں ہوسکتا تھا کیونکہ جب سے امیر یعقوب خان انگریزوں سے صلح وصفائی کر کے تخت کابل پر بیٹھا تھا تو اُسکا رعب وداب تمام افغانستان پر چھا گیا تھا +

اور ناظرین کو یہہ بھی یاد ہوگا کہ ہم نے یہہ بھی لکھا تھا کہ جو فوج ہرات سے سفارت کے قتل کے لئے آئی تھی وہ خاص امیر کی آوردہ تھی بلکہ امیر یعقوب خان کی خاص فوج تھی جسنے آتے ہی ہماری سفارت کو قتل کر ڈالا +

اگرچہ امیر یعقوب خان نے افغانوں والی چال چلکے اپنے آپکو سازش قتل سفارت سے علیحدہ رکھنا چاہا تھا مگر چونکہ یہہ معاملہ صاف تھا راز کھل گیا۔ سچ ہی کہ دروغ کو فروغ نہیں ہی +

بعض بعض صاحبان نے رائے بھی دی تھی کہ امیر یعقوب خان اس جرم سے پاک ہی اور بیقصور ہی۔ امیر یعقوب خان ہی کے ساتھ دوبارہ عہد ہوجاوے اور اُس ہی کو تخت پر بٹھلایا جائے کیونکہ شاہ شجاع الملک کو بھی افغانیوں نے تخت سے اوتار دیا تھا اور پھر انگریزوں نے اُسکی حمایت کی تھی ایساہی اُسکی بھی حمایت کرنا چاہئے سو اب وے اپنی رائے پر خیال کریں کہ معاملہ کی صورت کیا ہی +

ہمارے نزدیک ضرور امیر یعقوب خان مجرم ہی اور ہمکو اُمید نہیں ہی کہ اگر اُسہی خاندان سے کوئی امیر بنایا جائے تو وہ راہ راست پر آئے +

اب اگر یعقوب خان کو بھی سرکار انگریزی نے مجرم تصور کر لیا ہی تو افغانستان میں رکھنا اُسکا بیفایدہ ہی ہمارے نزدیک مناسب معلوم ہوتا ہی کہ وہ ہندوستان کی طرف روانہ کیا جاوے اور اگر اُسکے قیام کی جگہہ لودیانہ قرار پاوے تو بہت ہی مناسب ہی کیونکہ یہاں کی سکونت سے اُسکو بہت سے فایدے حاصل ہونگے +

روس

بعض انگریزی اخبارات کی تحاریر سے ظاہر ہوتا ہی کہ روس کا ارادہ ایسا ہورہا ہی کہ وہ موسم بہار میں افغانستان کی طرف پیش قدمی کریگا اور اسلئے وہ اپنی فوجیں ترکستان کی طرف روانہ کر رہا ہی۔ اگرچہ بعض لوگونکا یہہ خیال ہی کہ روس کو سامان جنگ وبار برداری وسط ایشیا میں دستیاب نہیں ہوتی اور جبتک بار برداری کا انتظام کامل نہو جاوے تو فوج کا آنا بہت مشکل ہی۔ لیکن جب ہم انگریزی اخبارات میں یہہ لکھا دیکھتے ہیں کہ بخارا وخیوا کے حکام کے نام بار برداری کے مہیا کرنیکے تاکیدی احکام جاری ہوگئے ہیں تو کیا مشکل ہی +

خیر کچھ ہی ہو مگر ہم اپنے خیال کے موافق یقین کرتے ہیں کہ روس افغانستان کی طرف موسم بہار میں ضرور پیش قدمی کریگا اور اگر خود پیش قدمی سے باز رہا تو ایران کو تو ضرور ہی اشتعال دیگا جو ہمارے واسطے نہایت ہی مضر ہی۔ اسلئے ہماری رائے میں مناسب معلوم ہوتا ہی کہ افغانستان میں ہماری فوج کی تعداد بڑھائی جاوے تاکہ مقابلہ کے وقت کوئی دقت پیش نہ آوے +

کیونکہ اب تو ہمکو ہر طرح کا تمتع حاصل ہی اور ایسے وقت میں انگلنڈ سے بھی فوج آسکتی ہی اور عین وقت پر فوج کا لانا اچھا نہیں +

بقیہ محمدی دین خدا کیطرف سے ہی یا نہیں

خدا کو آدمی سے کیا علاقہ اور آدمی کو خدا سے کیا تعلق ہی

نماز کے سوا روزہ رکھنا بھی فرض ہی یہہ بہت خوب اور معقول بات اور آدمی کے لایق ہی کیونکہ روزہ رکھنے سے آدمی اقرار کرتا ہی کہ وہ ایسا گنہگار ہی کہ نہ صرف بہشت بلکہ دنیا کی خوبیوں کے لایق بھی نہیں اور اُسکا دل جسمانی خواہشونسے ایسا بھرا ہی کہ اُس سے دعا مانگنے کے لئے فاقہ کرنا بھی ضرور ہی پر کیا یہہ نجات کا سبب ہو سکتا ہی کیا کوئی حاکم کسی شخص کو جس نے چوری کی فاقہ رہنے سے معاف کریگا یا فاقہ رہنے سے خدا کی قدوسیت یا عدل یا رحم و مہربانی کی بزرگی ہوگی کیا دن بھر فاقہ رہنے اور رات بھر کھانے پینے سے کسی کا دل پاک و صاف ہو سکتا ہی؟ پھر یہہ کہ زکواۃ دینے سے گناہ معاف ہوتا ہی چنانچہ سورت النسا کی ۴۴ آیت میں لکھا ہی زکواۃ دینا بھی اچھا ہی پر کیا کوئی خیرات کرنے سے آسمان کو مول لے سکتا ہی ہزار ہا بت پرست بڑے دینیوالے ہیں اور بہتیرے زناکار جھوٹھے و شرابی بھی خیرات کرتے ہیں لیکن کیا یہہ خیرات کرنا اُن کے گناہوں کو مٹا سکتا ہی یا اُنکا دل پاک و صاف بنا سکتا ہی +

شاید حج کو جانے سے نجات ملیگی فرض کیا کہ سب لوگ حج کو جاویں جو ممکن نہیں پر کیا اس سے خدا کا حاضر و ناظر ہونا یا اُس کی قدوسیت و رحمت بزرگی پاویگی اور کیا سب باتیں اچھی ہیں اور مسلمان ہونے کے لئے ضرور لیکن کیا اُنسے گناہ دور و دل پاک ہو سکتا ہی پس میرا دل اتنک سوال کرتا ہی کہ مجھے کیا کرنا مناسب ہی جس سے گناہ کی معافی حاصل ہووے ہر ایک اہل اسلام جواب دیتا ہی کہ توبہ کرو تو اللہ تعالیٰ جو قادر مطلق ہی معاف کریگا +

قرآن و حدیث سے صاف ظاہر ہی کہ توبہ کے آنسو گناہوں کو مٹا دینگے غور کرنے کی جگہہ ہی کیا یہہ ممکن ہی۔ خدا بے حد بزرگ ہی اور اُس کی شریعت بھی ویسی ہی ہی اس لئے اگر آدمی اُس کی بے حد بزرگ شریعت کی عدولی کرے تو اُس کا گناہ بھی نہایت بڑا ہوگا اور اُس کی سزا گناہ کے موافق۔ پھر خدا عادل ہی اور وہ ہر ایک کو اُس کے فعل کے موافق ٹھیک ٹھیک بدلا دیگا اور اگر گنہگار خدا کی بے حد بزرگ عدالت کو راضی نہ کرے تو اُس کو اُسکے گناہ کی سزا ملیگی اور اگر خدا اپنی عدالت و قدوسیت کو رد کرکے گنہگار کو بے سزا دئیے چھوڑ دے تو کیا اُس کی اور صفات میں خلل نہ آوے گا اب غور کرنا چاہئے کہ آدمی توبہ سے خدا کے عدل کو راضی کر سکتا ہی کیا اُس کی توبہ بے حد بڑی ہی اگر نہیں تو توبہ کیونکر گناہوں کی معافی کا وسیلہ ہو سکتی ہی توبہ گناہوں کی معافی کے لئے ضرور ہی لیکن گناہ کی معافی کا وسیلہ نہیں کیونکہ اگر ایک شخص کا ہزار روپیہ کسی پر آتا ہو اور وہ حاکم کے پاس لیجا کر اُسے قید کرا دے تو کیا حاکم قرضدار کے توبہ کرنے سے اُسے آزاد کریگا قرض ادا کرنے سے ادا ہوتا ہی توبہ کرنے سے نہیں۔ اور جب کہ آدمی اپنے آنسوؤں سے دنیوی قرض نہیں مٹا سکتا تو پھر کیونکر ممکن ہی کہ اُن سے اپنے گناہوں کو دھو سکے۔ خدا قدوس اور عادل ہی اس لئے چاہئے کہ اُس کی قدوسی بزرگی پاوے اور عدل میں بھی خلل نہ آوے تب رحم البتہ معاف کر سکتا ہی اور یہی رحم رحمت حقیقی ہی +

لیکن خدا قادر مطلق ہی وہ جو چاہتا کر سکتا ہی اگر وہ چاہے کہ کسو کو بنا توبہ بخشے تو کون روک سکتا ہی اور اگر وہ چاہے کہ توبہ کی شرط پر معاف کرے تو کون اُسے منع کرنیوالا ہی۔ خدا فی الحقیقت قادر مطلق ہی مگر وہ قدوس عادل و صادق بھی ہی اور اُس نے آدمی کو شریعت دی تاکہ وہ اُسے مانے نہ اس لئے کہ گناہ سے شریعت کو مٹا دے اب اگر انسان قادر مطلق کی شریعت کو رسوا کرے اور وہ اُسے سزا نہ دے تو وہ خود اپنی شریعت کو رد کرتا اور اپنی قدوسیت و عدل و صداقت کو خلل پہنچاتا ہی پر کیا ممکن ہی کہ اللہ خود اپنی شریعت کو رد کرے یا ایک صفت کو دوسری سے مٹا دے پس اگر کسو بات کے بیان سے خدا کی صفتوں میں خلل آوے تو کیا وہ کلام و بیان خدا کیطرف سے ہو سکتا ہی +

پھر نجات کی اور ایک راہ اہل اسلام کے مذہب سے معلوم ہوتی ہی یعنے دین کی بابت لڑائی کرنا چنانچہ محمد صاحب نے فرمایا کہ بہشت کی کنجی تلوار ہی اور لکھا بھی ہی کہ جو لوگ دین کیواسطے لڑائی کریں اور اُس لڑائی میں یا تو مارے جائیں یا غالب آویں بہشت اُنہیں کی ہی۔ اب کیا میں جو گنہگار اور ناپاک ہوں لڑائی کرنے سے نجات پا سکتا ہوں اور جب کہ آدمی نے خدا کی قدوسیت کو بے عزت اور اُس کے عدل کو بیزار اور رحم کو برہم کیا تو پھر لڑائی کرنے سے خدا کی قدوسیت کی بزرگی ہوگی اور اُس کا عدل جلال و رحم بڑائی پاویگا +

باقی آئندہ

منقولات

بقیہ ایمان فتحمند

غیرفانی بیج لے کے واپس آنا

تیسرا بیٹا بنام پرسنوں کو مار اپنے دونوں بھایوں سے مختلف مزاج تھا۔ کوئی اجنبی آدمی بھی اُسکے نازک بدن کو دیکھتا تو اُسکا چہرہ زرد و غمگین سا معلوم کرتا کہ سل کے مرض کا بیج اُسکے بدن میں محسوس ہونے لگا۔ وہ نہایت تیز فہم و عقیل تھا اور دین کی سب باتونکے دریافت کرنے میں نہایت مشتاق و سرگرم تھا۔ اُسنے اپنے باپ دادوں اور کئی ایک بزرگ برہمنوں کی رسم دستور کو آزمایا اور اُنہیں لڑکائی کے قصوں و واہیات بلکہ ناپاک و روح کے ہلاک کرنے والے سمجھ کر کچھ عرصے کے بعد آپ بھی اُنسے الگ ہوگیا + نئے برہم سماج والوں کی نصیحت اُسکے پختہ و راست دلکو دغلاتی ہی کیونکہ اُسکو اُن کی زبان کے سبب سے ٹھیک و عجیب خیال میں مباحثہ و علم کی تلاش میں کرنا نہایت پسند آیا۔ پھر اُس مذہب کے ٹھیک دستور اور علم کا ٹھیک بیان اور بندگی کی سادگی اُسکے دل کو ایسی خوب معلوم ہوئیں کہ پُران والوں کے مذہب سے الگ ہونے کے ارادے سے جلد برہم سماج کا شاگرد ہوگیا اور دعا کے ربط و غور کرنے کی بڑی کوشش میں اِس مطلب سے مشغول ہونے لگا کہ خدا کے اُس بھید کو جو برہم سماج کے مطابق نجات کے لئے ضرور ہی حاصل کرے۔ مگر ایسا کرتے کرتے اُسکو نہ آرام نہ خوشی ملی +

اتنے میں گرمی کی موسم کی ایک شام کو جب آسمان نورانی تھا پرسنوں کو مار نے اپنے چھوٹے پیارے بھائی نواکو مار کو اپنے ساتھ ٹہلنے کے لئے بلایا۔ جب وے گھر کے باہر گئے تو چھوٹے بھائی نے پوچھا کہ بھائی کیا سماج کو جاتے ہو +

پرسنوں کو مار نے جواب دیا کہ نہیں میں اب ایسا کام کرنے جاتا ہوں کہ جس سے گھر کے لوگ ناراض ہونگے اِسلئے اُن کے سامنے مینے اُسکا بیان نہیں کیا۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ تم میرا بھید چھپا رکھوگے۔ کیا ایسا نہیں ہی +

چھوکرے نے جواب دیا ہاں بھائی میں بے ایمان نہیں ہونگا۔ کیا میں تمکو سارے جہانسے زیادہ پیار نہیں کرتا ہوں +

پرسنوں کو مار نے کہا بھلا تو میں مسیحی رام دیال کی ملاقات کرنے کو جاتا ہوں تھوڑے دن ہوئے کہ مینے اُسکو پہچانا اور اُسکے ساتھ دین کی بابت بات چیت کی۔ اُسکی سمجھ میں سچائی پوری طرحسے مسیحی بائبل میں پائی جاتی ہی۔ میں برہمو سماج کے دین کی طرف بحث کرنے کو جاتا ہوں۔ خدا کرے کہ ہمارا مذہب سچائی کے آزمانے میں قایم رہے۔ لیکن ای نواکو مار کسی نہ کسی طرحسے میری اُمید پوری نہیں ہوئی جو دل کے آرام میں ڈھونڈھتا تھا مینے ابتک اُسمیں نہیں پایا +

چھوکرے نے جواب دیا کہ ای بھائی اُسکا سبب یہہ ہی کہ اُس دین کے سب حکمونکو تمنے ابتک پورا نہیں کیا۔ تھوڑے دن ہوئے کہ چچیرے بھائی نے مجھسے کہا کہ جبتک ہم اُس دین کے سب حکموں کو ہاتھ میں لیکے سیدھے دلسے کہہ نہ سکیں کہ میں نے اِن سبھونکو مان لیا تب تک ہم دل کی خوشی اور آرام نہیں پاسکیں گے +

پرسنوں نے پوچھا کیا وہ آپ ایسا کہہ سکتا ہی +

نوانے کہا ہاں اُسنے تو ایسا کہا +

بھائی نے جواب دیا ہاں اِس بات میں اُسکی سمجھ اور میری سمجھ میں بڑا فرق ہی۔ کیا اُس دین میں دوسرے لوگونکے قصوروں کو معاف کرنے کا حکم اور تعریف نہیں ہوتی ہی۔ کیا یہہ بھی نہیں کہا ہی کہ ایسا کرنا بڑی دینداری اور کمزوروں کی بزرگی اور مضبوطوں کا جلال ہی۔ پھر کیا اُس بھائی کی اور اُسکے سسر کے بیچ ایک شرم آور جھگڑے کی خبر ہمارے سُننے میں نہیں آئی۔ ایسا بیان اُسکے دینی علم سے کسطرح کا میل رکھتا ہوگا۔ ایسا تو نہیں۔ ای نوا ایک بعیب نیک قانون کو پورا کرنا اُس بھائی کی سمجھ سے بہت زیادہ مشکل ہی یہی تو سبب ہی کہ میری اُمید جاتی رہی۔ میں اپنے کو گھڑی گھڑی گناہ کرتے پاتا ہوں۔ لیکن رام دیال ابھی آیا ہی ہم اُسکے ساتھ گھر میں جاتے ہیں +

ملاقات کرتے ہی جوانوں نے آپسمیں ادب سے سلام کیا اور نواکچھ ناراضی سے پیچھے ہولیا +

اپنے دل میں وہ چاہتا تھا کہ اگر بھائی برہم سماج میں ہوتا تو اور بھلا ہوتا لیکن وہ اُسکو اتنا پیارہ جانتا تھا کہ نہ اُسکی مرضی کو روک نہ اُسکے بھید کو ظاہر کرسکا +

رام دیال نے فوراً دونوں مہمانوں کے لئے بیٹھک لگایا اور میز پر چمکتے ہوئے چراغ اور بائبل کو رکھ کے اُن کے ساتھ بیٹھ گیا +

یہہ تو ایسی ملاقات تھی جسپر آسمان کے فرشتے خوشی



سے نذر کرنے - بحث کرنے سے پیشتر مسیحی شاگردنے اجازت مانگی کہ خدا سے دعا کی کئی باتیں کہیں - ہندو دوستوں نے طور مودب پر قبول کیا تب رام دیال کھڑا ہوا اپنا دل آسمان کی طرف اُٹھا کہنے لگا کہ اے تو جو دانائی اور روشنی اور زندگی اور خوشی کا مبارک چشمہ ہے ہمارے دل میں روشنی چمکا اپنی ساری مرضی کو ہم پر ظاہر کر ہمیں بتا کہ تیری خدمت مقبول کیسی ہے اور عنایت کر کہ جس راہ کو تو ہمیں دکھائے ہم اُسی پر چلیں جس سے ہمیشہ کی زندگی کو پہنچیں - یہہ دعا ہم اپنے نام سے نہیں بلکہ تیرے پیارے بیٹے یسوع مسیح کے نام سے کرتے ہیں جسنے ہمارے گناہوں کا کفارہ کیا ہے +

کیا یہہ ہندو دوستوں نے اُس دعا کا مطلب اچھی طرح سے سمجھا کہ نہیں معلوم نہیں ہوا لیکن اُسکے بعد پنڈتوں کو مارنے بار بار اُسکی یاد کی اور اُس دعا کی باتوں سے برسوں کو مار کی دلی ضرورت ایسی صاف طور سے بیان ہوئی کہ بائبل یا کوئی دوسری دینی کتاب کے پڑھنے کے آگے وہ ایکا ایک بولتا ہی تھا کہ اے دانائی اور روشنی اور زندگی اور خوشی کے مبارک چشمے تو میرے دل میں روشنی چمکا - لیکن جو گفتگو اُسوقت اُن تین دوستوں میں ہوئی سو آئندہ بیان ہوگی +

باقی آئندہ

مراسلات

بقیہ مسیحی مذہب ہی منجانب اللہ ہوسکتا ہے

چونکہ یہہ مضمون ذرا الطویل ہوگیا ہے اسواسطے ہم اُسکا اور بیان کرنا مناسب نہیں سمجھتے ہیں بلکہ ناظرین کے انصاف پر ہم اکتفا کر کے گذارش کرتے ہیں کہ جو کچھ ایک مسیحی مذہب کی نسبت مذکور ہوا کیا وہ قابل قبولیت کے ہے یا نہیں - میری دانست میں ہر ایک صاحب قرار کریگا کہ جسقدر پیشگوئیاں خداوند مسیح کی نسبت بائبل شریف میں مسطور ہیں اُنسے کوئی منہ نہیں پھیر سکتا کیونکہ اول تو وہ ایسی صاف ہیں کہ کم علم بھی بخوبی جانسکتا ہے کہ یہہ پیشگوئیاں سوائے خداوند مسیح کے اور کسی پر صادق نہیں آسکتیں - و نیز یہہ بھی جانسکتا ہے کہ یہہ ضرور الٰہی پیشبینی سے لکھی گئیں - اسلئے کہ ایسی پیشگوئیوں کا لکھنا آدمی کی طاقت سے بالکل بعید ہے البتہ کوئی کہتا ہے کہ محمد نے بھی پیشگوئیاں کیں ہیں تو وہ بھی ضرور الٰہی پیشبینی سے لکھی گئی ہونگی - اُسکا مختصر جواب تو یہہ ہے کہ اول تو محمد نے کوئی پیشگوئی نہیں کی ہے اور اگر کوئی ہے تو وہ صرف پیشبینی کے طور سے کی گئی ہے جیساکہ آجکل لوگ کرتے ہیں - مثلاً ڈاکٹر لوگ اکثر آب ہوا وغیرہ کو دیکھکر کہدیتے ہیں کہ اس سال بیماری ہوگی یا امن رہیگا - چندروز ہوئے کہ ایک اخبار میں ہم نے دیکھا تھا کہ ایک ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں کہ چار برس کے بعد ہم وہ زمانہ دیکھینگے جو مسیح کے وقت تھا شاید یہہ پیشگوئی پوری ہو - علی ہذالقیاس محمد کی پیشگوئیوں کا حال ہے - خیر اُسکا مفصل ذکر ہم آگے کرینگے +

یہہ بات سب پر عیاں ہے کہ راستی آگ کی مانند ہے جو کبھی چھپتی نہیں - چنانچہ سب مخالف بھی اسکا اقرار کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص مسیحی ہوجاتا ہے تو دن بدن اُسکا چالچلن کیسا عمدہ ہوتا جاتا ہے اگر وہ پہلے غصہ ور تھا تو اب حلیم و فروتن ہوجاتا ہے اگر وہ پہلے جھوٹھ بولنے والا تھا تو اب جھوٹھ سے کیسی نفرت رکھتا ہے غرض جو شخص مسیح کے پاس آتا ہے وہ روز بروز گویا نیا ہوتا جاتا ہے - ماسوائے اِسکے جو لوگ صاحب علم ہیں اور اِنصاف کو دوست رکھتے ہیں - اُنکو خواہ مخواہ اقرار کرنا پڑتا ہے کہ مسیحی مذہب کی تعلیم بیشک قبولیت کے لائق ہے مثلاً برہمو لوگ جو مسیحی مذہب سے کچھ بھی واسطہ نہیں رکھتے ہیں - صاف صاف کہتے ہیں کہ عیسیٰ مسیح کی تعلیم سب سے عمدہ ہے +

حاصل کلام یہہ ہے کہ مسیحی مذہب کی خوبیاں سب پر آشکارہ ہیں +

پس جبکہ قریباً سب لوگ مانتے ہیں کہ مسیح کی تعلیم نہایت عمدہ ہے - اور خود مسیح بھی ایک نیک اور راستباز آدمی ہے تو یہہ بھی ماننا ہوگا - کہ جو دعوی اُسنے کیا وہ بھی سچ ہے - اگر ہم اُسکے دعوی کو باطل ٹھہراویں تو پھر مسیح کسطرح نیک اور راستباز کہا جائیگا اسواسطے ضرور ہوا کہ جب ہم یہہ مان لیویں کہ مسیح نیک اور راستباز آدمی ہے تو اُسکا دعوی بھی راست ہوگا اُسنے اپنے حق میں یہہ یہہ کہا ہے + باقی آئندہ

اخبارات تاربرقی

لنڈن ۲۲ نوامبر ۱۸۷۹ء - جس مجلس کے انعقاد کی خبر آج صبح کے پیغام تار میں دیگئی ہے وہ مقام بالا میں جمع ہوئی تھی مسٹر پارنل صاحب نے ایک تقریر کی شنبہ کے دن اور بہت سی مجالس ہوئیں مگر چپ چاپ ہوگئیں - اخبار ٹائمز میں اِس مضمون کا ایک پیغام تار شایع ہوا ہے کہ پرنس بسمارک نے مجلس نباباتی میں شامل ہونے سے انکار کردیا ہے +

قندھار ۲۵ - نوامبر ۱۸۷۹ء - کرنل تیبول صاحب متعلقہ کمسریٹ بمبی یہاں پہونچ گئے ہیں اور یکم ماہ آئندہ کو

کمسریٹ بمبئی یہاں پہونچ گئے ہیں اور یکم ماہ آئندہ کو کپتان ہوبڈی صاحب سے چارج لیوینگے +

کرنل ایڈورڈس صاحب متعلقہ ٹاف کو بمبئی عنقریب آنیوالے ہیں اور انتظام باربرداری کا چارج لینگے +

موسم بہت سرد ہی مگر صحت افواج عمدہ ہی +

لنڈن ۲۵ - نوامبر ۱۸۷۹ع - مسٹر گلیڈ سٹون صاحب ایڈنبرا میں پہونچ گئے اور اپنی فصاحت کی زور دکھانگے لوگوں نے بڑی گرمجوشی سے انکا استقبال کیا +

بہاولپور ۲۷ - نوامبر ۱۸۷۹ع - نواب لفٹنٹ گورنر صاحب کی جماعت ۱۰ بجے بہاولپور میں پہونچی نجباع آباد کے سٹیشن پر ایک تعظیمی گارد استقبال کے واسطے موجود اور سٹیشن آراستہ کیا ہوا تھا اور بہت سے آدمی جمع تھے - چاشت کے واسطے کھانا تیار تھا مگر بوجہہ ناوقت ہوجانے کے تناول نہ کیا گیا +

لنڈن ۲۶ - نوامبر ۱۸۷۹ع - آئرلینڈ کے مغرب کو ایک کمک افواج کی سرزمین مذکور کو بحصہ مساوی تقسیم کرلینے کی تخویف کو بڑھانے کے واسطے بھیجی گئی ہی +

سینٹ پیٹرزبرگ - ۲۵ - نوامبر ۱۸۷۹ع - اب یہہ افواہ ہی کہ شاہزادہ گارچیکاف مستعفی ہونیوالا ہی - روس کی بہت سی اندرونی اصلاحات کا تصفیہ ہوگیا ہی اور کوئی مضبوط حکمت عملی قایم ہونیوالی ہی +

لنڈن - ۲۶ - نوامبر ۱۸۷۹ع - مسٹر گلیڈ سٹون صاحب نے اپنی تجویز انتخاب میں کل پہلے پہل ایڈنبرا میں تقریر کی جسمیں اُنہوں نے گورنمنٹ کی پالسی کے برخلاف ایک چست فقرہ کہا اور بیان کیا کہ موجودہ مجمع لبرل پارٹی کو اُس حکمت عملی کے پورا کرنے کے واسطے بھی تھلانا چاہئے +

سینٹ پیٹرزبرگ - ۲۶ - نوامبر ۱۸۷۹ع - اُسوقت یہاں یہہ افواہ ہورہی ہی کہ انگلینڈ ایران کے ساتھ عہدوپیمان کرکے ہرات پر قابض ہوجاویگی +

اخبار گولوس نے مضامین میں ایران کو ناشکر گذار ثابت کررہا ہی اور روس کے ساتھ ملے رہنے کے واسطے تخویف میں لا رہا ہی +

لنڈن ۲۷ - نوامبر ۱۸۷۹ع - سب سے پچھلی خبر سے معلوم ہوا کہ چلی والوں نے ایکویک پر قبضہ کرلیا ہی مسٹر گلیڈ سٹون صاحب نے مقام ڈیلکیتھ کی تقریر میں یہہ خیال ظاہر کیا تھا کہ آئرلینڈ اپنی مقامی حکومت خود کرے +

آنریبل مسٹر برک صاحب نے مقام لین پر اپنی ایک تقریر میں گورنمنٹ کی پالسی دربارہ افغانستان کے تائید کی اور کہا کہ کابل کے قبضہ نے نامعلوم خطر کو ظاہر کردیا ہی - اُنہوں نے اپنی یہہ رائے ظاہر کی کہ ایک دوامی اور شائستہ صلح کا افغانستان سے ہونا غیر ممکن نہیں ہی +

سینٹ پیٹرزبرگ ۲۷ - نوامبر ۱۸۷۹ع - گورنمنٹ روس ترکستان کی طرف اپنی کمکیں بھیج رہی ہی پیشقدمی کے واسطے جدید راستہ کی تیاری ہورہی ہی +

لنڈن ۲۸ - نوامبر ۱۸۷۹ع - برٹش گورنمنٹ نے دس ہزار آدمی کینڈا اور اُسکے بیرونی علاقوں میں کام کرنے کے واسطے بطور احتیاطی فوج کے بھیجا ہی - مسٹر گلیڈ سٹون صاحب نے مغربی کالڈر میں بیان کیا کہ برٹش گورنمنٹ کی حکمت عملی روسیوں کی غفلت کو مدد دے رہی ہی +

بہاولپور ۲۸ - نوامبر ۱۸۷۹ع - عالیجناب نواب بہاولپور نے مع اپنے مشیروں کے ریلوے سٹیشن پر نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کا استقبال کیا دوپہر کیوقت صاحب لفٹنٹ گورنر نے نواب صاحب سے ملاقات فرمائی اور ۳ بجے کے قریب نواب صاحب نے لفٹنٹ گورنر کی بازدید کی مہمانوں کے واسطے قابل تعریف انتظام کیا گیا - صاحب لفٹنٹ گورنر مع ہمراہیان کے جدید محل میں فروکش ہوئے اور وہاں ہر ایک قسم کا سامان آسایش مہیا کیا گیا تھا - کل ایک جماعت شکار کو گئی اور ایک سور شکار کیا - کل شام کو مجلس رقص وسرود منعقد ہوئی اور آج رات کو پھر ہوگی - مہاراجہ صاحب فریدکوٹ کل اور نواب ممدوٹ آج پہنچگئے +

بہاولپور ۲۰ - نوامبر ۱۸۷۹ع - بہاولپور کی ریاست جو اسلامی ریاستوں میں ایک بہت بڑی ریاست ہی نواب صاحب کے ایام خوردسالی سے ابتک پنجاب گورنمنٹ کے ماتحت رہی اور اُس میں ایک سرکاری رزیڈنٹ وزرا ریاست کے ساتھ حکومت کرتا رہا - ۱۳ نوامبر کو نواب صاحب کی عمر ۱۷ برس کی ہوئی اور ۲۷ نوامبر کو آنریبل رابرٹ ایجرٹن صاحب بہادر کے سی ایس آئی لفٹنٹ گورنر پنجاب مع سکرٹریان وسٹاف کے بہاولپور میں پہنچے اور دوسرے دن مسند نشینی کی رسوم اُسی پروگرام کے مطابق عمل میں آئیں جسکی کہ اول سے اطلاع دی گئی تھی - پہلے پہل صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر کی سلامی اوتاری گئی اور پھر وزیر اعظم صاحب بہادر نے عہدہ داران ریاست کا سلام کرایا ازاں بعد برٹش گورنمنٹ کی طرف سے نواب صاحب بہادر کو ایک خلعت دیا گیا اور صاحب ممدوح نے مالائے مروارید نواب صاحب کے گلو مبارک میں زیب فرمائی اور فرمایا کہ آج کی تاریخ سے آپکو میں جناب ملکہ معظمہ قیصر ہند وگورنر جنرل ہند کی طرف سے ریاست بہاولپور کے کامل اختیارات اور عطائے خطاب محمد صادق خان رکن الدولہ نصرت جنگ حافظ الملک

مخلص الدولہ نواب بہاولپور سے معزز کرتا ہوں پھر نواب صاحب کی تعظیم کے واسطے سلامی سر ہوئی - نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر نے ہندوستانی زبان میں عالیجناب نواب صاحب اور اہل دربار کو مخاطب کرکے ایک تقریر فرمائی - وزیر اعظم صاحب نے پھر ایک ایڈرس پڑھا اور نواب صاحب بہادر نے لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر کے ایڈرس کا مختصر الفاظ میں شکریہ ادا کیا - تمام درباریوں نے نواب کو پھر نذریں گذاریں اور پھر برٹش گورنمنٹ کی طرف سے عہدہ داران ریاست بہاولپور کو خلعت تقسیم ہوئی اور نواب صاحب بہادر نے لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر و سکرٹری صاحب گورنمنٹ پنجاب و کمشنر صاحب بہادر ملتان کو دست مبارک سے عطر و پان کی تواضع فرمائی اور دیگر صاحبان انگریز بہادر کو وزیر اعظم صاحب نے عطر و پان تقسیم فرمایا اور بعد اولے سلامی جناب ملکہ معظمہ قیصر ہند دربار برخاست ہوا - مفصل کیفیت اسکی آیندہ نذر ناظرین ہوگی +

پیرس ۲۷ - نوامبر - پارلیمنٹ پیرس کا آج اجلاس ہوا اور اجلاس میں مسٹر گیمبٹا صاحب نے بیان کیا کہ جو لوگ گورنمنٹ پیرس کی مخالفت کرتے ہیں اُنکے راضی کرنے کے واسطے تجاویز کرنی چاہیں +

لنڈن ۲۹ - نوامبر - پرنس گورٹسچکاف برلن میں پہونچ گئے ہیں +

میڈرڈ ۲۹ - نوامبر - شاہ الفانسو والئے سپین اور شہزادی مرایا کرسٹین جو آسٹریا کی شہزادی ہیں آج اُنکے درمیان شادی کی ریت و رسم عمل میں آئیں +

قسطنطنیہ ۲۹ - نوامبر - معلوم ہوا ہی کہ وہ خبر جو چند روز ہوئے آئی تھی جسمیں لکھا تھا کہ احمد مختار پاشا قتل کیا گیا ہی کچھہ صداقت نہیں رکھتی ہی +

لنڈن ۳۰ - نوامبر - کل مسٹر گلیڈسٹون نے اڈنبرا میں دو سپیچ بیان کی جنمیں صاحب موصوف نے ظاہر کیا ہی کہ فرقہ کنسرویٹیف کے باعث گورنمنٹ کا خرچ بہت بڑھگیا ہی - اور یہہ بھی بیان کیا کہ جب جنگ افغانستان کے خرچ کا اندازہ کیا گیا تو بہت کم کیا گیا تھا جیسا کہ جنگ ابیسینیا میں ہوا تھا - اور یہہ بیان کیا کہ کوہ بلقان کے ملک کو ضرور خود مختار کیا جاوے - اور کہا کہ کسیطرح سے اسٹریا کو ترکی میں مداخلت کرنے سے روکا جاوے +

سینٹ پیٹرزبرگ ۳۰ - نوامبر - ایک شخص مسمی مرسکی کو جسنے لفٹنٹ جنرل درنٹلو صاحب کی ہلاکت کی کوشش کی تھی سزائے موت کا حکم سنایا گیا +

واشنگٹن ۳۰ - نوامبر - پریزیڈنٹ ہیز صاحب نے اپنے سالیانہ مراسلہ میں جو کانگرس کے پاس بھیجا ہی لکھا ہی کہ چاندی کے سکے کو زیادہ ترقی نہ دینی چاہئے کیونکہ یہہ سکہ سونے کے سکہ کے مساوی نہیں ہوسکتا ہی +

گورنمنٹ یونیٹڈ سٹیٹس نے گورنمنٹ چین اور جاپان کو لکھا ہی کہ ہم جزیرہ لوچو کے معاملہ کی بابت فیصلہ کرنے کو طیار ہیں +

کابل میں جو خزانہ سرکار انگلشیہ کے ہاتھ آیا ہی اُسپر جنگی افسر دانت لگائے بیٹھے تھے اور سمجھتے تھے کہ اس خزانہ کے مالک ہم ہی لوگ ہیں - غالباً اس اسباب و خزانہ میں سے بعض چیزیں تو جو انکو ملینگی اور کل خزانہ سرکار انگلشیہ میں داخل ہوگا اور دوسرے جنگ کے اخراجات میں محسوب ہوگا +

کابل ایک خاص کارسپانڈنٹ انگلشمین کا کابل سے رقم طراز ہی کہ اشخاص مندرجہ ذیل بجرم ہائے مندرجہ ذیل پھانسی دئے گئے +

اول کوتوال شہر

بسبب کیگنری صاحب بہادر کی نعش تشہیر کرنے کی علت میں +

دوم ملا سلطان عزیز

اس علت میں کہ نشان جنگ اُٹھایا اور جار اسیا میں جنگ کی +

سوم ملا محمد خواجہ مرزا

چونکہ جنگ کے لئے وعظ کیا کرتے تھے اور چار اسیا میں مقابلہ کیا تھا +

چہارم ملا سید

سفیر با توقیر کے قتل میں اور جنگ چار اسیا میں شریک ہونے کی علت میں +

پنجم جنرل خسرو

اس علت میں کہ جہاد کے لئے وعظ کرتا تھا +

ایک ملا

ہتھیار باندھ کر قرب و جوار کابل میں پھرنے کی علت میں +

انگلستان کا ایک ارب ۷۵ کروڑ روپیہ سالانہ شراب میں ضایع ہوتا ہی +

کراچی میں ایک میڈیکل کالج بننے کی تجویز درپیش ہی +

قتل سفارت انگریزی کی یادگار کے لئے پٹنہ میں ۹ ہزار جمع ہوا ہے +

گورنمنٹ نے حکم دیا ہے کہ جنگ میں شریک یورپینوں کو خوراک سخت دیجاوے +

کابل میں ایک شراب فروش کو سولجر کے ہاتھ شراب بیچنے کے جرم میں پانسو جرمانہ ہوا +

۴۴ ہزار فوج انگریزی افغانستان میں ہے +

مدراس گورنمنٹ نے حکم دیا ہے کہ ریل میں کوئی کوڑھی سوار نکیا جاوے +

ایسٹ انڈین ریلوے نے قسم کھائی ہے کہ سوائے خاص یورپین کے اور کسیکو گارڈ نہ بنائے گی +

اس سال خرچ چلکے سوائے بنگال گورنمنٹ کو ۴۴ لاکھ کا فائدہ ہوا +

واسدیو بلونت ہائی کورٹ میں اپیل کرنے کو ہے +

حضور کمانڈر انچیف کل شملہ سے روانہ ہوگئے +

پٹنہ کے مشہور نواب امیر علیخان بہادر اس جہان سے چلدئے +

بھنگا (واقع اودہ) کے تعلقہ دار نے اپنے ہاں خیرات خانہ کھولنے کے واسطے ۳۰ ہزار دیا ہے +

سررشتہ تعلیم بنگال کے ناش صاحب کو سنکرت امتحان پاس کرنے کے عوض دو ہزار انعام ملا ہے +

لنکا میں ریل کی تجویز ہو رہی ہے +

مقید شاہ زولونے ۷ فیٹ لمبا ہاتھی دانت حضور قیصر ہند کو تحفہ بھیجا ہے +

ماہ گذشتہ میں ۸ کروڑ کا مال ولایت سے باہر گیا +

قلت باربرداری روسیوں کی ترقی وسط ایشیا کی سخت مانع ہے +

شاہ ایران کے پاس اسوقت ایک لاکھ ۸۰ ہزار فوج خیدہ ہے +

لودیانہ

پاسبان کلیسیا لودیانہ یعنے بزرگ جناب پادری آر۔ روڈالف صاحب جو نومبر ۱۸۷۷ء میں اپنے وطن مالوفہ جرمن کو گئے تھے بعد دو سال کے بخیریت تمام ۲۷۔ نومبر ۱۸۷۹ء لودیانہ میں تشریف فرما ہوئے۔ جنکی تشریف آوری سے ہر ایک کے دل میں خوشی کے آثار پائے جاتے ہیں +

ایک اخبار میں ہمنے دیکھا تھا کہ امیر یعقوب خان بحراست سرکار انگریزی بہت جلد لودیانہ میں بھیجا جاویگا سو یہہ خبر بے بنیاد ہے کیونکہ ہم نے جو حکام لودیانہ سے دریافت کیا ہے تو انہوں نے یہی جواب دیا ہے کہ سرکاری طور سے کوئی خبر ہمارے پاس نہیں پہونچی +

صاحب کمشنر بہادر کے اجلاس سے دو مجرموں کو سزائے موت اور ایک عورت کو ۳ سال کی سزا ہوئی۔ ان مجرموں نے ایک طفل چار سالہ کو قتل کیا تھا اور بعد تحقیقات کے جرم ثابت ہوگیا تھا +

ہفتہ ہذا میں ایک خاکروب کو جسنے کچھ عرصہ ہوا خون کیا تھا ضلع جیل خانہ پھانسی دیگئی +

۲۔ دسمبر کو بمبئی سے ایک تار برقی خاص ہمارے نام آئی جس سے معلوم ہوا کہ جناب پادری۔ ای۔ ایم۔ ویری صاحب معہ اپنی میم صاحبہ کے بمبئی میں داخل ہوگئے ہیں۔ اُمید ہے کہ چند روز میں لودیانہ میں تشریف فرما ہونگے +

سامان جنگ کی روانگی کے واسطے احکام برابر چلے آتے ہیں اور یہاں سے جسقدر باربرداری دستیاب ہوتی ہے بذریعہ ریل روانہ کیجاتی ہے +

بخت خبر ہے کہ جناب مسٹر چارلیس ولیم لینکس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر درجہ اول ماہ حال کے اخیر تک کام کر کے پنشن حاصل کرینگے +

صاحب موصوف ۱۸۵۷ء میں یہاں تشریف لائے تھے اُسوقت سے تاحال اپنے کام میں نہایت محنت وجفاکشی سے مصروف رہے اور ضلع کے اکثر باشندگان سے واقف ہوگئے تھے۔ صاحب موصوف کی مفارقت کا جو ہونے والی ہے نہ صرف ہم ہی کو افسوس ہے بلکہ اکثر ساکنان لودیانہ کو بھی رنج ہے +

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری کیلسو صاحب کے اہتمام سے چھپا